سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوریؒ

مکاتیب حضرت مولانا میاں سید اصغر حسین رحمہ اللہ

بنام حضرت بنوری رحمہ اللہ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

(۱)

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ بنام حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۸۶

بخدمتِ عالی کرم فرمائے بندہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

بعد عرضِ سلام مسنون، بالکل صحیح خیال فرمائیں کہ ایک شب کو خیال کر رہا تھا کہ عرصہ دراز سے کچھ خیر خیریت معلوم نہیں ہوئی، خدا جانے (آپ) کہاں اور کس حال میں ہوں گے؟ دوسرے روز آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا، شکرِ خدا کیا۔

الحمدللہ کہ بلا عرضِ احقر خود آپ بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ مشاغل (۲) بالکل بعید از علم ہیں، اور

---

(۱) حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ، دیوبند کے ایک معروف علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے، حضرت میاں صاحب کے نام سے معروف تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور بعد میں عرصہ دراز تک دارالعلوم ہی کے استاذ رہے۔ طویل مدت تک دورہ حدیث میں سنن ابی داؤد پڑھاتے رہے۔ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ جیسے اکابر ان کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں، حضرت بنوری رحمہ اللہ سے نہایت پُرخلوص اور محبت آمیز تعلق رکھتے تھے، جس کا کچھ اندازہ پیش نگاہ خطوط سے ہوگا۔ ان کی تالیفات میں مفید الوارثین، گلزارِ سنت اور حیاتِ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۲۹۴ھ میں دیوبند میں ولادت ہوئی۔ اور ۲۲ محرم ۱۳۶۴ھ کو انتقال ہوا۔ ان کے حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے: سوانح حیات از مولانا اختر حسین صاحب رحمہ اللہ (خلف اکبر حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ) دارالکتاب اصغریہ، دیوبند۔

(۲) بظاہر سیاسی مشاغل کی جانب اشارہ ہے۔

آپ کا منصب کچھ اور ہے۔ یہ ہوا، تعویذ گنڈا ہوا، [1] وعظ گوئی ہوئی، [2] یہ سب عالم نما جاہلوں کے مناسب ہیں۔ حق تعالیٰ آپ کو مشغلۂ علمی میں رکھ کر لذتِ علمی عطا فرمائیں، اور کوئی صورت پیدا فرمائیں۔

اس طرف (دیوبند) کے ارادے کی خبر موجبِ مزید شوقِ ملاقات ہوئی، حق تعالیٰ ارادہ پورا فرماویں۔ اگرچہ یہ ایک صورتِ امتحان ہی ہے، واللہ اعلم کیا پیش آئے؟ تاہم دنیا بامید قائم! حق تعالیٰ ملاقات اور پہلے ''مافات'' کی مکافات کرادیں۔

اکثر حضرات خطوط میں کبھی واقعی اور کبھی رسمی طور سے لکھا کرتے ہیں کہ: ''کسی چیز کی ضرورت ہوتو لاؤں؟'' مگر کبھی کوئی ضروری چیز خیال ہی میں نہیں آتی۔ آپ کے خط میں یہ پُرخلوص جملہ بھی تھا، اس کے بعد قالینی جا(ئے) نمازوں کا ذکر پڑھ کر خیال ہوا کہ اُون کی چیزیں وہاں بہت اچھی ملتی ہوں گی۔ میرا ارادہ عرصہ سے ایک نہایت نرم اور بہت گرم اُونی چادر دُہری خریدنے کا ہے، مولوی عطا محمد ہزارے سے ایک لائے، مگر بہت موٹی تھی، فروخت کردی۔

مولانا مرتضیٰ حسن صاحب [3] امرتسر ابھی جانے والے تھے، پھر جانا ملتوی ہوگیا، ان سے ذکر کیا تھا، انہوں نے جناب مہتمم صاحب [4] سے اتفاقیہ ذکر کردیا تو انہوں نے فوراً از راہِ سعادت مندی اپنی قیمتی چادر بدن سے اُتار کر دے دی، اور واقعی خلوص سے دے دی، لیکن میں نے تھوڑی دیر کے بعد دعا اور شکریہ سے واپس کردی۔

بہر حال ایک دُہری، نرم وگرم، باریک اُون کی سیدھی اور بغیر زینت وتکلف کی، اور وزن میں ہلکی، عمدہ چادر کا متلاشی ہوں، جو زندگی میں میرے کام آئے اور پھر میراث میں تقسیم ہوکر موجبِ ثواب بنے، اور طول وعرض میں بھی کوتاہ نہ ہو، بالکل سپید، یا سبز، وبالکل سیاہ نہ ہو، بادامی یا کشمشی یا خاکی ہو، سلی رنگ کی ہو۔ قیمت جو کچھ ہوگی، فوراً ادا کردی جائے گی، اگر دو چار روپیہ کی چیز ہوتی تو قیمت کا ذکر نہ کرتا۔

آپ کو میری تحریر سے ''نفحة اليمن'' کا قصہ یاد آگیا ہوگا: ''فقال: إن مسخ الله

---

(۱) بظاہر تعویذ گنڈے کو مستقل مشغلہ بنانا، یا اس پہلو سے شرعی حدود کی رعایت نہ کرنا مقصود ہے۔

(۲) قصہ گوئی کے اسلوب پر وعظ خوانی مراد ہے، جو بے سروپا روایات پر مشتمل ہو۔

(۳) بظاہر معروف مناظر حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوری رحمہ اللہ مراد ہیں۔

(۴) حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ۔

القاضيَ حماراً قضيتُ حاجتهُ.‘‘(۱)

اگر واقعی وہاں ایسی چیز دست یاب ہوتی ہو اور آپ کو سہولت سے مل جائے تو مجھے اطلاع دیں، تاکہ قیمت فراہم کروں اور روانہ کردوں، پھر خواہ آپ اس کو ڈاک میں بھیجیں، یا ہمراہ لائیں، بہرصورت پندرہ شعبان تک پہنچ جائے اور خیارِ رؤیت حاصل رہے، کیونکہ بعض چیز نہایت عمدہ نفیس ہوتی ہے، مگر مستعمِل کی طبیعت اور مزاج کے موافق نہیں ہوتی۔ اور اگر وہاں نہ ملتی ہو تو آپ بالکل خیال نہ فرمائیں، اور آنے کی تاریخ سے مطلع کر کے مسرور کریں۔

بعض امور کا ذکر عمداً چھوڑ دیا، اگر ملاقات نصیب ہوئی (تو) زبانی حال بیان کروں گا۔ زیادہ دعائے عافیت۔

بندہ اصغر حسین عفا اللہ عنہ

دیوبند ۲۰/رجب سنہ ۵۰ھ

پس نوشت: لفافہ پر پتہ نشان اگر صحیح نہ لکھا گیا ہو تو مطلع فرماویں۔

حضرت مولانا سید اصغر حسین رحمہ اللہ بنام حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

۷۸۷

بخدمتِ عالی مکرم جناب مولانا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عنایت نامہ، گرامی نامہ موصول ہو کر موجبِ صد شکریہ ہوا، زیارتِ حرمین شریفین سے بہت

---

(۱) مشہور ادیب احمد بن محمد انصاری کی کتاب ’’نفحة اليمن فيما يزول بذكره الشجن‘‘ میں ذکر کردہ درج ذیل حکایت کی جانب اشارہ ہے کہ ایک نابینا شخص مویشی فروش کے پاس آیا اور اسے کہا کہ میرے لیے ایک ایسا گدھا تلاش کرو جو نہ تو اتنا چھوٹا ہو کہ حقیر دکھائی دے اور نہ اتنا بڑا کہ اس کی شہرت ہو جائے، راستہ خالی ہو تو تیز رفتار ہو اور ازدحام ہو تو سبک رفتار ہو، نہ تو ستونوں سے ٹکرائے اور نہ مجھے بوریوں تلے پہنچا دے، اسے چارہ کم دوں تو صبر سے کام لے اور زیادہ کھلاؤں تو شکر ادا کرے، اس پر سوار ہوں تو منہ اٹھا کر چل دے اور چھوڑ دوں تو سو جائے۔ ایسے منفرد اوصاف کے حامل جانور کے مطالبہ پر مویشی فروش نے اس شخص سے کہا: آپ تھوڑا صبر سے کام لیجیے، انتظار کیجیے، اگر اللہ تعالیٰ نے قاضی صاحب کی صورت مسخ کر کے انہیں گدھا بنا دیا تو میں آپ کی ضرورت پوری کردوں گا: ’’أتى مكفوف نخاسا، فقال له: اطلب لي حمارا، ليس بالصغير المحتقر، ولا الكبير المشتهر، إن خلى الطريق تدفّق، وإن كثر الزحام ترفّق، لايصادم في السواري، ولا يُدخلني تحت البواري، إن أقللتُ علفَه صبر، وإن كثرته شكر، وإن ركبتُه هام، وإن تركتُه نام، فقال له: اصبر، إن مسخ الله القاضي حماراً قضيتُ حاجتك.‘‘(الباب الأول في الحكايات، ص:۲۵، مطبعة التقدّم العلميّة، مصر، ۱۳۲٤ھ)

ہی فرحت ہوئی۔ جواب سے معذور رہوں، اُمید ہے کہ اس وقت دیوبند ہی میں موجود ہوں گا۔

دعا گو

بندہ اصغر حسین عفا اللہ عنہ

نوٹ:

یہ مختصر سا مضمون ایک کارڈ پر لکھا ہے، جس کی ابتدا میں نام و پتہ حسبِ ذیل ہے:

''مولانا حضرت الحاج محمد یوسف البنوری أدام اللہ فضلهم! مقام پشاور، گڑھی میر احمد شاہ۔''

اور ڈاک کی مہر پر تاریخ یوں درج ہے:

''دیوبند، سہارنپور، ۲۳ر مئی ۹۳ء.......... پشاور، ۲۵ر مئی ۹۳ء''

حضرت مولانا سید اصغر حسین رحمہ اللہ بنام حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

مولانا صاحب، کرم فرمائے بندہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

دعا ہے کہ بعافیت وکامیابی مع الرفقاء، دارالاسلام میں زندگی بہ مشغلۂ علمی بسر فرما رہے ہوں۔

آپ نے اپنی عنایت سے حالات کی اطلاع دے کر مطمئن فرمایا، معمولی اطلاع اِدھر اُدھر سے مولانا (عبد الحق) نافع [1] سے مل گئی تھی، حسبِ عادت دعائے خیر کرتا رہتا تھا۔

جب انسان خلافِ عادت اور جدید ماحول میں پہنچتا ہے تو ایسی ہی ناگواری ہوا کرتی ہے، جیسی آپ کو پیش آئی، رفتہ رفتہ مانوس ہوجاتا ہے، اور مکروہات قلیل رہ جاتے ہیں۔ حیاتِ مستعار باقی رہی تو آپ سے بحث کرکے اپنی بے وقوفی یا باصطلاحِ جدید بزرگی ثابت کروں گا، اور بسم اللہ کے گنبد میں احوالِ زمانہ سے بے خبری!

جواب میں -جیسا کہ عادت ہے- تاخیر ہوئی بوجہ عجز کے نفسِ تحریر سے اور بوجہ نہ حاضر ہونے مضمونِ جواب کے بوجہ عوارض وامراض خصوصاً، آمد و رفت کی دشواری کے سبب تعلیم سے رخصت

(۱) حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے شاگرد، حضرت مولانا عزیر گل رحمہ اللہ کے بھائی اور جامعہ کے پہلے شیخ الحدیث، حضرت بنوری رحمہ اللہ نے ان پر تأثراتی تحریر لکھی کے انتقال کے موقع تھی، جو بصائر وعبر جلد: ۲ میں درج ہے۔

ماہِ محرم سے لے رکھی ہے، گوشہ گزین یا خانہ نشین ہوں، اسباق دوسروں کو سپرد ہو گئے ہیں، کبھی طاقت ہوتی ہے تو جا کر تبرّعاً خود پڑھا دیتا ہوں۔ مولانا احمد رضا (بجنوری) بھی اس عاجز کے کرم فرما ہیں، سلامِ مسنون اور دعائے خیر عرض کرتا ہوں، حق تعالیٰ آپ حضرات کو اپنی عنایت واعانت سے بخیر وکامیابی واپس لائیں۔ مولانا محمد شفیع صاحب (۱) دونوں حضرات کو سلامِ مسنون فرماتے ہیں، اور حسرت کرتے ہیں کہ وہاں کے مشغلۂ علمیہ (۲) کا مشاہدہ نہیں کر سکے۔

احقر عاجز آپ کے خط کو بار بار پڑھتا ہے، اور مضمونِ نفرت عن ماحول کو ملاحظہ کرتا ہے، اور دلچسپی لیتا ہے، اور دعا کرتا ہے کہ آپ کو ''جبر وقدر'' دونوں سے محفوظ رکھیں، کیونکہ ''جبر'' تو ہر دو طرف سے ہوسکتا ہے، حتی الوسع فضولیات سے کاغذ سیاہ کیا، معافی اور دعا کا طالب ہوں۔

بندہ اصغر حسین عفا اللہ عنہ

۱۴/ جمادی الاولیٰ۔ دیوبند، چارشنبہ

حضرت بنوری رحمہ اللہ کی کتاب ''بُغية الأريب في مسائل القبلة والمحاريب'' پر حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ نے یہ تقریظ اردو میں قلم بند فرمائی تھی، جس کی تعریب اس کتاب کی ابتدا میں شائع ہو چکی ہے۔ فراغت کے فوراً بعد ابتدائی تالیف ہونے کے باوجود حضرت بنوری رحمہ اللہ نے ایک دشوار موضوع پر قلم اُٹھایا ہے، جس کی حضرت میاں صاحب نے بلند الفاظ میں داد دی ہے۔ اصل اردو تحریر نایاب تھی، خطوط کی اشاعت کی مناسبت سے یہ نادر تحریر بھی ریکارڈ سے ہدیۂ قارئین کی جارہی ہے۔

تقریظ از حضرت مولانا میاں سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ

''بُغية الأريب في مسائل القبلة والمحاريب''

حامداً ومصلّیاً

سلالۂ دودمانِ اولیائے کرام، ادیبِ اریب مولانا المولوی محمد یوسف البنوری أدام الله

(۱) مفتی اعظم پاکستان و بانی جامعہ دارالعلوم کراچی

(۲) بظاہر مصر میں قیام کے دوران وہاں کے متنوع علمی مشاغل کی جانب اشارہ ہے، جن میں وہاں کے علمی حلقوں، علمی، تحقیقی و دینی اداروں، تالیفی سرگرمیوں اور دیگر مشاغل، نیز علامہ کوثری رحمہ اللہ و دیگر اہل علم کے ساتھ ربط واستفادہ، رسائل وجرائد میں حضرت بنوری رحمہ اللہ کے مقالات کی اشاعت، دار العلوم دیوبند وعلماء دیوبند کا عرب دنیا میں تعارف اور مجلس علمی کی جانب سے کتابوں کی اشاعت وغیرہ شامل ہیں، جس کی غرض سے حضرت بنوریؒ اور مولانا احمد رضا بجنوری رحمہما اللہ مصر تشریف لے گئے تھے۔ دیوبند واکابرِ دیوبند سے متعلق مذکورہ مقالات ''جامعة ديو بند الإسلامية في ضوء المقالات البنورية'' میں شائع ہو چکے ہیں۔

فضلھم نے (جو حضرت مولانا المحدث محمد انور شاہ صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز کے ارشد تلامذہ اور اعزّہ رفقاء میں سے ہیں) رسالہ ’’قُبلة المجلّي لقبلة المصلّي‘‘ (۱) تالیف فرما کر اپنی تحقیقاتِ علمیہ اور تدقیقاتِ فقہیہ سے اہلِ علم کے لیے ایک نادر ووافر ذخیرہ جمع فرما دیا ہے، اور حق یہ ہے کہ سلف میں سے کسی نے اس بسط سے اس مسئلہ کو واضح کرنے کی طرف توجہ نہیں فرمائی تھی، حق تعالیٰ کی توفیق ہوئی اور بہترین طرز سے فاضل مؤلف نے بمصداقِ ’’کم ترك الأوّلُ للآخر‘‘ اس کام کو انجام دیا۔

ذی علم مؤلف کی تحقیقات، اکابر محققین کی تحقیق کو یاد دلاتی ہے، اور بیش بہا مضامین کی حامل سلیس عبارات بلسانِ عربی مبین شُرّاح ومفسرینِ حدیث کی وضاحتِ بیان کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ قابل مؤلف ۔جزاہ اللہ جزاءً حسناً۔ نے اسفارِ (کتب) کبیرہ وکثیرہ کے مطالعہ کے بعد ایسا قابلِ قدر ذخیرہ مہیّا فرمایا ہے، جو طلبائے علوم دینیہ کے علاوہ بالغ النظر اور وسیع المطالعہ حضرات اہلِ علم کے لیے بھی دلچسپی کے ساتھ موجبِ بصیرت ومنفعت بخش ہے۔

نقلِ مذاہبِ ائمہ کبار میں جس بالغ نظری اور تحقیق سے مؤلفِ علّام نے کام کیا ہے، وہ انہی کا حصہ ہے، اور اہلِ علم وکمال ہی اس کا اندازہ کرسکتے ہیں، اور تطبیقِ دلائل بالمسائل میں جو مجتہدانہ ذکاوت اور حسنِ انتقالِ ذہنی کے نمونے دکھلائے ہیں، ان کی قدر ومنزلت اربابِ ذوق ہی کرسکتے ہیں، اور کتاب کے مطالعہ کے بعد بے ساختہ یہ شعر پڑھ سکتے ہیں:

مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَ مَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَقَدْ اَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهٖ

حق تعالیٰ رسالے کو خلعتِ قبول سے معزّز فرمائیں، اور جناب مؤلف کی سعی (کو) مشکور فرما کر اسی قسم کی اور توفیقاتِ خیر عطا فرما کر مقاصدِ دارین میں فائز المرام کریں، آمین!

کتبه الفقير

سید اصغر حسین حسنی حنفی قادری دیوبندی عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ماہِ رجب سنہ ۱۳۵۳ھ

.....❁.....❁.....❁.....

(۱) ابتدا میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے کتاب کا یہ نام تجویز فرمایا تھا۔